Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون: ۴۴۹
(ایڈیٹر) نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۴/۳۹ | منگل ۷ ذی الحجہ ۱۴۰۹ھ ۱۱ وفا ۱۳۶۸ ہش، ۱۱ جولائی ۱۹۸۹ء | نمبر ۱۵۷

اخبار احمدیہ

لندن ع سیدنا و امامنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اہم خدماتِ دینیہ میں مصروف ہیں۔ صد سالہ جشن تشکر کے سال کے اعتبار سے حضور کی مصروفیات کئی گنا بڑھ چکی ہیں۔ اس میں ممالکِ غیر کے دوروں کی مصروفیات شامل ہو چکی ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے فضل و کرم سے ہمارے محبوب امام اور آقا کو اپنی تائید و نصرت سے نوازے اور حضور کے جملہ مقاصدِ عالیہ کو غیر معمولی کامیابی اور سرفرازی عطا کرے۔

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"تکلفات کا باب بہت وسیع ہے۔ اگر انسان چاہے تو اس (تکلف) کی رُو سے ساری عمر بیٹھ کر نماز پڑھتا رہے اور رمضان کے روزے بالکل نہ رکھے مگر خدا اس کی نیت اور ارادہ کو جانتا ہے۔ جو صدق اور اخلاص رکھتا ہے۔ خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ اس کے دل میں درد ہے اور خدا تعالیٰ اسے ثواب سے زیادہ بھی دیتا ہے کیونکہ دردِ دل ایک قابلِ قدر شئے ہے۔ حیلہ جو انسان تاویلوں پر تکیہ کرتے ہیں لیکن خدا تعالیٰ کے نزدیک یہ تکیہ کوئی شئے نہیں۔ جب میں نے چھ ماہ روزے رکھے تھے تو ایک دفعہ ایک طائفہ انبیاء کا مجھے (کشف میں) ملا۔ اور انہوں نے کہا کہ تو نے کیوں اپنے نفس کو اس قدر مشقت میں ڈالا ہوا ہے، اس سے باہر نکل۔ اسی طرح جب انسان اپنے آپ کو خدا کے واسطے مشقت میں ڈالتا ہے تو وہ خود ماں کی طرح رحم کر کے اُسے کہتا ہے کہ تُو کیوں مشقت میں پڑا ہوا ہے

یہ لوگ ہیں کہ تکلف سے اپنے آپ کو مشقت سے محروم رکھتے ہیں۔ اس لئے خدا ان کو دوسری مشقتوں میں ڈالتا ہے اور نکالتا نہیں اور دوسرے جو خود مشقت میں پڑتے ہیں ان کو وہ آپ نکالتا ہے۔ انسان کو واجب ہے کہ اپنے نفس پر آپ شفقت نہ کرے بلکہ ایسا بنے کہ خدا تعالیٰ اس کے نفس پر شفقت کرے کیونکہ انسان کی شفقت اس کے نفس پر اس کے واسطے جہنم ہے اور خدا تعالیٰ کی شفقت جنت ہے۔ ابراہیم علیہ السلام کے قصہ پر غور کرو کہ جو آگ میں گرنا چاہتے ہیں تو اُن کو خدا تعالیٰ آگ سے بچاتا ہے۔ اور جو خود آگ سے بچنا چاہتے ہیں وہ آگ میں ڈالے جاتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد چہارم صـ۲۵۹ و صـ۲۶۰)

احمدی طالبہ نے بورڈ میں اوّل پوزیشن حاصل کی

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے عزیزہ درثمین صاحبہ بنت مکرم پروفیسر فاروق احمد صاحب جنجوعہ نے امسال ملتان بورڈ کے میٹرک کے امتحان میں ۷۶۶/۸۵۰ نمبر لے کر سائینس گروپ میں پہلی پوزیشن حاصل کی ہے۔ اور پتہ چلا ہے کہ گولڈ میڈل کی حقدار قرار پائی ہیں۔

احباب دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی مبارک کرے اور اسے بیش از بیش ترقیات کا پیش خیمہ بنائے۔

ربوہ میں نمازِ عید

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ربوہ میں نمازِ عید الاضحیہ کا وقت ساڑھے سات بجے صبح مقرر کیا گیا ہے

اصلاح طلب کمزوریوں کی پردہ پوشی کرنا تقویٰ کے خلاف ہے،

قول سدید اختیار کریں اس کے نتیجے میں کبھی نقصان نہیں پہنچ سکتا

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) کے ارشادات

"ایسی کمزوریوں سے پردہ پوشی کرنا جو اصلاح طلب ہوں، نیکی نہیں ہے بلکہ اپنی جان پر ظلم ہے۔ بلا وجہ اپنی تعریف کرنا اور بلا وجہ اپنے عیوب کو چھپانا حقیقتاً کوئی نیکی نہیں ہے بلکہ تقویٰ کے خلاف بات ہے۔ اس لئے جو کمزوریاں ہمارے علم میں آتی ہیں ہمارا فرض ہے کہ ہم ان کو اپنے سامنے کھول کر رکھیں، محسوس کریں اور معلوم کریں کہ ہم کہاں کھڑے ہیں، اور ان کو دور کریں۔ یہی قولِ سدید کا طریق اور اس کے نتیجے میں لازماً اصلاح ہوگی قرآن کریم کا بیان (کہ اے ایمان والو تقویٰ اختیار کرو اور قولِ سدید اختیار کرو تاکہ تم اپنی اصلاح کر سکو (ناقل)۔ الاحزاب آیت ۷۱، ۷۲) اتنا قطعی اتنا پختہ اور اتنا یقینی ہے کہ کبھی بھی اس کا وار خالی نہیں جاتا۔ پس آپ قولِ سدید اختیار کریں یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ قولِ سدید کے نتیجے میں آپ کو کوئی نقصان پہنچے۔ اس لئے جو کمزوریاں ہیں انکو تسلیم کرنا چاہیئے اور انکو دور کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔"

(الفضل ۱۴ مارچ ۱۹۸۳ء صـ۵)

کیا آپ اپنے وفات یافتہ بزرگوں کا تحریک جدید کا کھاتہ بحال کروا چکے ہیں؟

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ ۔ پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: قاضی منیر احمد، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی ربوہ ۔ قیمت: ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۱ ؍ وفا ۱۳۶۸ ہش ۔ ۱۱ ؍ جولائی ۱۹۸۹ء

خُدا کی تلاش

"تلاش کرو" اس پر عمل کرنے کے لئے ہمیں یہ سوچنا پڑتا ہے۔ کہ تلاش کرنے والی چیز کیسی ہے۔ کتاب تلاش کرو۔ یہاں تلاش کی اور صورت ہوگی۔ خوشی اور اطمینان تلاش کرو یہاں تلاش کی کیفیت مختلف ہوگی اور نتیجہ بھی مختلف طریق پر ہمارے سامنے آئے گا پہلی صورت میں سیدھے سادہ طریق پر اِدھر اُدھر دیکھنا ہوگا اور اس تلاش کی کامیابی یہ ہوگی کہ کتاب ہمارے ہاتھ لگ جائے گی۔ دوسری صورت میں ایسے کام کرنے پڑیں گے یا سوچ کو اس طریق پر بدلنا پڑے گا کہ ہم مطمئن ہو جائیں اور خوشی محسوس کریں۔ جوں جوں ہم ایسے کام کریں گے جن سے انسان خوشی حاصل کرتا ہے توں توں ہماری خوشی بڑھتی جائے گی اور ہماری زندگی زیادہ سے زیادہ مطمئن ہوتی جائے گی۔

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں "خدا کی تلاش کرو۔ حقیقی لذّت خدا ہی میں ہے" خدا تو نظر بھی نہیں آتا اور ہاتھ سے اسے چھوڑا بھی نہیں جا سکتا۔ اس تلاش کی کیفیت بالکل مختلف ہوتی ہے اور خدا کے حصول کا یقین بھی مختلف ہوتا ہے۔ اس کا دراصل مطلب یہ ہے کہ وہ باتیں جن سے خدا خوش ہوتا ہے وہ کرو تو خدا مل جائے گا۔ اور خدا کے مل جانے کا ثبوت یہ ہوگا کہ دل میں ایک خوشی کی لہر دوڑ اُٹھے گی اور ہم مطمئن نظر آئیں گے۔ خدا کو جو باتیں۔ ہمارا کام۔ خوش کرتے ہیں وہ سب اچھے ہی اچھے ہیں۔ اس لئے کہ خدا صرف اچھی باتوں کو پسند کرتا ہے کچھ اچھی باتیں تو ایسی ہیں کہ ان کا اچھا ہونا سب پر عیاں ہے۔ جھوٹ نہ بولو۔ غریب کی مدد کرو۔ عوام کی بھلائی کے کام کرو۔ یہ باتیں تو آسانی سے سمجھ میں آجاتی ہیں لیکن بعض ایسی ہیں کہ ان کے لئے علم اور عرفان کی ضرورت ہے اگر صحیح علم نہ ہو اور پورا عرفان نہ ہو تو انسان بعض ایسی باتیں کر گزرتا ہے جنہیں وہ تو اچھی سمجھتا ہے لیکن وہ ہوتی ہیں ناپسندیدہ۔

اللہ تعالیٰ ہی سے پوچھنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور بتائی ہوئی بات کو سمجھنے کے لئے اسی کی دی ہوئی توفیق کام آسکتی ہے۔ پس ہر نیکی کے لئے خدا تعالیٰ سے دعا کی جائے کہ وہ اس کی توفیق دے۔ ہماری دعا تلاش ہے اور اس کا توفیق دینا اس بات کا ثبوت کہ ہم نے اسے پا لیا ہے۔

ہم کو لالچ ہے کسی شے کا نہ ڈر
اک نظر ہاں ایک دزدیدہ نظر
کیجئے ہم سے محبّت کا سلوک
وار دیں گے جان بھی ہم آپ پر

—— ابوالاقبال

غزل

شامِ زرّیں یہ شامِ میخانہ
محتسب کو سلامِ میخانہ

راہ و رسمِ نظامِ میخانہ
عشق با احترامِ میخانہ

آج ٹکراؤ جھوم کے یارو!
اپنے ساغر بنامِ میخانہ

کون ساقی پہ جان وار گیا؟
شور اُٹھا۔ تمامِ میخانہ!!

دوست! میرا اتا پتہ لکھ لے
آجکل ہے مقام۔ میخانہ

آج تک جس نے مے نہیں چکھی
وہ کرے انتظامِ میخانہ؟

سیدھا کر لو صفوں کو اے رندو!
آئیں گے اب امامِ میخانہ

لوگو منظورؔ کو کلیم کہو
اس پہ اُترا کلامِ میخانہ

—— میجر منظور احمد

قرآن کریم سے محبّت اور عشق

سیّدنا حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب قدرتِ ثانیہ کے مظہر ثالث کا ارشاد مبارک ہے کہ ہم سب:۔
"اپنی اولاد کو پہلے قرآن کریم ناظرہ پڑھائیں اور پھر اس کا ترجمہ سکھائیں اور پھر ان کے لئے ایسا ماحول پیدا کریں کہ قرآن کریم کی محبت اور عشق ان کے دلوں میں پیدا ہو جائے۔"
خطبہ جمعہ الفضل ۳۔ فروری ۱۹۶۶ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یوسف سہیل شوق

الفضل کے ایک سابق اسسٹنٹ ایڈیٹر

جناب رحمت اللہ شاکر سے ایک ملاقات

گذشتہ دنوں الفضل کے سابق اسسٹنٹ ایڈیٹر اور سابق مینجر جناب رحمت اللہ شاکر صاحب دفتر الفضل تشریف لائے سلسلۂ گفتگو شروع ہوا تو محترم مولانا نسیم سیفی صاحب ایڈیٹر الفضل نے اس طرح سے سلسلۂ کلام کا آغاز فرمایا۔

جب مَیں نے لکھنا شروع کیا تو ان کی طرف دیکھا اور ان کو دیکھ کر لکھنا شروع کیا۔ جب یہ الفضل کے عملہ میں شامل تھے۔ تو مَیں الفضل کے لئے ایک نظم لے کر گیا اور ان کو دی۔ نظم چھپ گئی۔ سیفی صاحب نے مسکراتے ہوئے فرمایا آج ہم نے بدلہ چکا دیا ہے۔ اور انکی نظم شائع کردی ہے۔ ہماری محترم شاکر صاحب سے گزارش ہے کہ وہ کبھی کبھی ضرور لکھتے رہا کریں۔

بعد ازاں محترم سیفی صاحب نے شاکر صاحب سے درخواست کی کہ اپنے بارے میں کچھ بتائیں۔

محترم شاکر صاحب نے گفتگو شروع کرنے سے پہلے یہ شعر پڑھا۔

کب سے ہوں کیا بتاؤں جہانِ خراب میں
شب ہائے ہجر کو بھی رکھوں گر حساب میں

پھر فرمانے لگے میری عمر ۹۰ سال کے قریب ہے ۱۹۰۱ء کی پیدائش ہے۔ مَیں الفضل سے اسوقت منسلک ہوا جب الفضل تقسیم ہندو پاک سے قبل قادیان سے نکلا کرتا تھا۔

قادیان میں جب اللہ بخش صاحب نے پریس لگا دیا تو چھپائی کتابت وغیرہ میں کوئی خاص تکلیف نہ رہی۔ ہاں جنگ عظیم دوم کے دنوں میں (۱۹۳۹ء تا ۱۹۴۵ء) کاغذ ملنے کی مشکل ضرور پیدا ہو گئی تھی جو کاغذ ملتا تھا وہ بلیک مارکیٹ میں مہنگے داموں ملتا تھا۔ اور مشکل یہ تھی کہ یہ کاغذ دینے والے رقم کی رسید نہیں دیتے تھے۔ ادھر انجمن والے حسب قاعدہ ہم سے رسید مانگتے تھے اس سے بڑی مشکل پیدا ہوتی تھی۔ امپرسٹ میں بمشکل ۲ ہزار روپے جمع ہوتے اگلے دن خرچ ہو جاتے۔ اس کا یہ حل نکالا کہ آمد میں سے خرچ کرنا شروع کر دیا۔ اس طرح انجمن کے قواعد کی قدرے خلاف ورزی تو ہوتی تھی لیکن پرچہ تو بہر حال چھپنا ہی تھا اور چھپتا رہا۔ انہی مشکلات میں گزر بسر ہوتی رہتی تھی۔

محترم شاکر صاحب سے سوال کیا گیا کہ آپ کے دور میں الفضل کے لکھنے والے کون بزرگ تھے۔ شاکر صاحب نے جواب دیا کہ کوئی مستقل لکھنے والے تو نہ تھے تاہم مولوی محمد یعقوب طاہر صاحب، حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب ذکر و فکر کے نام سے لکھتے رہتے تھے۔ اور بعض دیگر بزرگ بھی لکھتے رہتے تھے۔ شاعروں میں ان دنوں کی نمایاں شخصیات میں حضرت خان صاحب ذوالفقار علی گوہر صاحب تھے، قاسم علی صاحب رامپوری تھے۔ قاسم رامپوری تم قادیانی جلسہ سالانہ کے موقع پر اپنی نظم خود پڑھتے تھے۔ خوش الحان تھے۔ لوگ بڑے مزے سے انکی نظمیں سنا کرتے تھے۔ ان کے علاوہ نواب خان ثاقب مالیر کوٹلوی حضرت عبید اللہ بسمل صاحب جو اگرچہ زیادہ فارسی میں لکھتے تھے۔ حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب تو قادیان کے شعراء کے افسر الشعراء تھے۔

ایک دفعہ "انقلاب" کے ایڈیٹر جناب عبد المجید سالک صاحب قادیان تشریف لائے۔ دو تین دن قادیان میں ٹھہرے۔ انہوں نے کہا کہ میں بسمل صاحب سے ملنا چاہتا ہوں۔ وہ ملے۔ بسمل صاحب کے مجموعۂ کلام کی ایک ہی کاپی تھی۔ وہ سالک صاحب مانگ کر لے گئے۔ لاہور جا کر انہوں نے لکھا کہ وہ کاپی مجھ سے گم ہو گئی ہے۔ ہم بڑے پریشان ہوئے لیکن خاموش ہو گئے۔ کچھ عرصہ کے بعد سالک صاحب نے لکھا کہ وہ کاپی مل گئی ہے۔ مکان کی سفیدی کروا رہے تھے کہ سامان ادھر ادھر ہو گیا۔ چنانچہ انہوں نے وہ کاپی واپس بھجوا دی۔ یہ کاپی اب خلافت لائبریری میں موجود ہے

شاکر صاحب سے پوچھا کہ حضرت امام جماعت احمدیہ (الثانی) الفضل کو کس قسم کی ہدایات سے نوازا کرتے تھے۔ شاکر صاحب نے جواب دیا کہ کبھی خاص طور پر نہیں بلایا۔ اگر کوئی کام ہوتا تو یاد فرما لیا کرتے تھے۔ ایسی صورت میں کئی بار مجھے بھی حضور کی خدمت میں حاضر ہونے کا اتفاق ہوا۔

ایک بار میں نے خاکسار تحریک پر ایک نوٹ لکھا۔ حضور کی خدمت میں پیش کیا تو فرمایا اسکی کوئی ضرورت نہیں۔ اس وقت خاکسار تحریک اس کے بانی علامہ مشرقی نے واپس لینے کا اعلان کر دیا تھا۔ (بعد میں پھر دوبارہ بھی جاری کر دی تھی) اسکے بارے میں نوٹ تھا۔ حضور نے فرمایا دنیاوی تحریکوں کا یہی انجام ہوتا ہے۔ اصل کامیابی صرف خدائی تحریکات کو ملا کرتی ہے۔

محترم شاکر صاحب نے بتایا کہ حضرت فضل عمر کے جو خطبات شائع کرنے کے لئے مرتب کئے جاتے تھے وہ شائع کرنے سے قبل حضور کو دکھائے جاتے تھے۔ کوئی غلطی ہوتی تو حضور درستی فرما دیتے۔

شاکر صاحب سے ہم نے پوچھا کہ آپ کے وقت میں جو ایڈیٹر تھے یعنی خواجہ غلام نبی صاحب ان کے بارے میں کچھ بتائیں یاد رہے کہ حضرت خواجہ غلام نبی صاحب کو حضرت امام جماعت احمدیہ (الثانی) نے "زبردست ایڈیٹر" قرار دیا تھا۔

محترم شاکر صاحب نے بتایا کہ حضرت خواجہ غلام نبی صاحب کم آمیز اور ریزرو طبیعت بزرگ تھے۔ اخبار کے دفتر میں اگرچہ بہت آدمی آتے جاتے ہیں۔ مگر آپ آنے جانے والوں سے زیادہ میل جول نہ رکھتے تھے۔ عملہ کے ساتھ بھی ریزرو رہتے لیکن ہمدرد آدمی تھے۔ دفتر میں آنے جانے والے اکثر آدمی مجھ سے ملتے۔ ایک دفعہ حسن رہتاسی صاحب آئے۔ خواجہ صاحب کام میں مصروف تھے سر اٹھا کر بھی نہ دیکھا۔ میرے کمرے میں آئے۔ کہنے لگے کہ ایک کاغذ دیں۔ مَیں نے کاغذ پنسل دی۔ انہوں نے ایک شعر لکھ دیا جو مکرم خواجہ صاحب کے متعلق تھا۔ اس مرحلے پر جناب رحمت اللہ شاکر صاحب نے حسن رہتاسی کے بے شمار اشعار سنائے۔ نوے سال کی عمر میں ایسی یادداشت غیر معمولی بات تھی۔

اور یوں یہ دلچسپ ملاقات اپنے اختتام کو پہنچی۔

انسانوں میں سب سے اچھا انسان وہ ہے۔ جو اخلاق میں سب سے اچھا ہے

آپ کا خط ملا

ملک محمد عبداللہ
(سابق مینجر الفضل)

جب سے آپ نے الفضل کی ادارت سنبھالی ہے خدا تعالیٰ کے فضل سے اخبار بہت دلچسپ ہو گیا ہے۔ اور صبح کے وقت اسکی آمد کا شدت سے انتظار ہوتا ہے۔ حضرت بانی سلسلہ کے حالات کیمطابق بابرکت ارشادات عالیہ حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ کے روح پرور تازہ فرمودات اور خطبات۔ حالاتِ حاضرہ کے مطابق اداریئے، مختلف قیمتی اور مفید مضامین، ان سب باتوں سے اخبار کی عظمت بہت بڑھ گئی ہے، مزید برآں آپکی ولولہ انگیز نظموں اور غزلوں نے قارئین کے دلوں میں ایک نیا جذبہ پیدا کر دیا ہے۔ اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ۔ مَیں یہ چند سطور آپکی خدمت میں اس لئے لکھ رہا ہوں کہ روزنامہ الفضل کے ساتھ میرا بھی دیرینہ تعلق ہے۔ قادیان میں ۱۹۳۴ء میں حضرت منشی غلام نبی صاحب جب اسکے ایڈیٹر ہوتے تھے۔ ان کے ساتھ متعدد مرتبہ اسسٹنٹ ایڈیٹر کے طور پر کام کرنے کا موقعہ ملا۔

اسی طرح مارچ ۱۹۵۴ء میں جب ایک سال کی جبری بندش کے بعد الفضل دوبارہ لاہور سے شائع ہوا تو حضرت فضل عمر نے خاکسار کو اس کا مینجر مقرر فرمایا اور ہدایت فرمائی کہ تمہارا اہم کام یہ ہے کہ الفضل کو لاہور سے مرکزِ سلسلہ ربوہ میں منتقل کیا جائے اور اس بارہ میں جلد سے جلد تمام انتظامات مکمل کئے جائیں۔ حضور کے ارشاد کی تکمیل کی اس عاجز کو توفیق ملی اور دسمبر ۵۴ء کو روزنامہ الفضل

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نون سین

دولت اور خوشی

ارسٹاٹل اوناسیس کا آپ نے سنا ہوگا کہ وہ یونانی تھا اور بحری جہازوں کا بادشاہ بلکہ شہنشاہ اتنا امیر کہ عام طور پر اس کی امارت کا تصور بھی نہ کیا جا سکتا تھا۔ نہ صرف بہت سے جہازوں کا مالک تھا بلکہ اس نے بعض جزیرے بھی خرید رکھے تھے جب جان ایف کینیڈی امریکہ کے صدر فوت ہوئے تو کچھ عرصہ بعد ان کی بیگم جیکی کینیڈی نے اپنے خاندان کی بات نہ مانتے ہوئے ارسٹاٹل اوناسیس سے شادی کر لی۔ اوناسیس کی اس کی پہلی بیوی سے ایک بیٹی تھی جس کا نام تھا کرسٹینا اوناسیس۔ اپنے باپ کی وفات کے بعد یہ لڑکی اس کی وارث بنی اور اس طرح دنیا کے امیر ترین لوگوں میں اس کا شمار ہونے لگا۔ اس لڑکی نے جوان ہوکر ایک شادی کی وہ بھی ٹوٹ گئی دوسری شادی کی وہ بھی قائم نہ رہ سکی۔ تیسری شادی کی اور اس شادی کا انجام بھی وہی کچھ ہوا جو اس سے پہلی دو شادیوں کا ہوا تھا۔ گویا کہ تین ناکام شادیاں ہوئیں۔ اس کے بعد اس نے چوتھی شادی کی اس شخص کا نام تھا (THIERRY ROUSSEL) تھیری روسل۔ یہ ایک کھلنڈرا نوجوان تھا لیکن کرسٹینا کو بہت اچھا لگا اور اس نے اس نوجوان کے ساتھ چوتھی شادی رچا لی لیکن یہ شادی بھی کچھ عرصے کے بعد ناکام ہو گئی۔ اس شادی سے ایک بیٹی پیدا ہوئی جس کا نام (ATHINA) ایتھینا رکھا گیا لیکن کرسٹینا کو پتہ چلا کہ اس کا خاوند سویڈن کی ایک لڑکی کو چاہتا ہے اور اس سے اکثر ملاقاتیں کرتا ہے۔ پتہ اس وقت چلا جب اسی لڑکی (یا عورت کہیے) جس کی عمر ۳۷ سال تھی اور اس کا نام گیبی لینڈ ہیج (GABY LANDHAGE) تھا کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا کرسٹینا کو یہ سب کچھ معلوم ہو جانے کے باوجود اس بات کی خواہش تھی کہ اس کا خاوند اسے اپنی زوجیت میں رکھے۔ حتیٰ کہ وہ اسے خوش کرنے کے لئے اپنا جیٹ طیارہ اسے فراہم کرتی کہ وہ سویڈن کی (GABY LANDHAGE) گیبی لینڈ ہیج سے ملنے کے لئے سویڈن چلا جائے۔ ایک موقعہ پر کرسٹینا نے کہا میں ایک عرب عورت کی طرح ہو گئی ہوں کہ میرا خاوند بے شک میرے علاوہ بھی کسی عورت کو اپنے پاس رکھ لے۔ مجھے اس کی پرواہ نہیں ہے اگرچہ ہم سمجھتے ہیں کہ اس کا یہ خیال ناشائستہ ہے لیکن یہ اس کے عدم علم پر محمول کرتا ہے۔ اس نے کہا کہ مجھے اس بات کا علم ہے کہ اس کے پاس ایک عورت بھی ہے۔ لیکن اس بات کی میرے لئے کوئی اہمیت نہیں آخر کار تھیرے نے کرسٹینا کو طلاق دے دی۔ اس طلاق کے باوجود کرسٹینا کی یہی خواہش رہی کہ وہ تھیرے کے ساتھ اپنا تعلق قائم رکھے ایسا کرنے کے لئے اس نے گیبی سے دوستی لگا لی۔ اس وقت تک گیبی کے ہاں ایک دوسرا بچہ بھی پیدا ہو چکا تھا۔ اس نے گیبی کے دونوں بچوں کی سرپرستی کا دل میں فیصلہ کرتے ہوئے اپنی بچی ایتھینا کو ان کے ساتھ کھیلنے کی اجازت دے دی اس کی وفات سے تین ہفتے پہلے گیبی جس کی عمر بھی ۳۷ سال ہے۔ نے اس بات کا اقرار کیا کہ کرسٹینا نے اسے کئی تقاریب میں مدعو کیا تھا اور اس کے بچوں کے لئے اس نے تحائف بھی خریدے تھے سب لوگوں کو معلوم ہے۔ اس نے کہا کہ حالات کیا ہیں۔ لیکن کرسٹینا کو اس بات کی کوئی پرواہ نہیں۔ میں نے کبھی یہ محسوس نہیں کیا کہ میں اس کی مدمقابل ہوں اور یہ بات باوجود اس کے کہ کرسٹینا تھیرے سے محبت کرتی ہے۔ کرسٹینا جس کی عمر بھی ۳۷ سال تھی گزر گئی اور کہتے ہیں کہ دل کے حملہ سے وہ فوت ہو گئی۔ یہ بات ہے گذشتہ سال نومبر کی۔ اور یہ واقعہ ہے ارجنٹائن کا۔ جب اس کی وفات ہوئی تو کہتے ہیں کہ وہ پانچویں شادی کی تیاری کر رہی تھی۔ باوجود اس کے کہ وہ دنیا کی امیر ترین عورتوں میں شمار ہوتی تھی خوشی اس کے پاس تک نہ پھٹک سکی۔ تین شادیاں ناکام ہوئیں۔ اس کے بعد چوتھی شادی بھی اس طرح ناکام ہوئی کہ وہ اپنے دل سے یہ چاہتی رہی کہ کاش یہ شادی ناکام نہ ہوتی۔ ان دونوں کی شادی پیرس میں ۱۹۸۴ء کے مارچ میں ہوئی تھی اور اس وقت ان کی شادی کی تقریب بہترین شادیوں میں شمار کی جا سکتی تھی۔ کرسٹینا کو اس بات کا علم نہیں تھا کہ اس کا ہونے والا خاوند تھیرے ایک اور عورت کے ساتھ بھی گذشتہ دس سال سے زندگی بسر کر رہا تھا۔ اور اب جبکہ وہ کرسٹینا سے شادی کر رہا تھا اس عورت سے بھی اسے بہت گہرا لگاؤ تھا۔ ایک دوست نے بتایا کہ کرسٹینا نے اس سے کہا کہ وہ اسے چاہتی ہے اور جتنی رقم کی بھی اسے کبھی ضرورت پڑی یا جس کا تصور کیا جا سکتا ہے وہ اسے دینے کے لئے تیار ہوگی وہ اسے دنیا کے امیر ترین آدمیوں میں سے ایک فرد بنا سکتی ہے۔ تھیرے نے گیبی کے سامنے اس بات کی وضاحت کی اگر وہ کرسٹینا سے شادی کر لے تو اس کی تجارت کو خاصا فائدہ پہنچے گا اور یہ بھی کہ اس میں کسی صورت میں بھی کوئی ایسی تبدیلی وقوع پذیر نہیں ہو سکتی جس سے وہ گیبی کو چھوڑ دے اور ہوا بھی ایسا ہی کہ کرسٹینا سے شادی کے باوجود گیبی سے اس کے تعلقات قائم رہے۔

کرسٹینا کے لئے یہ شادی کوئی مثالی تو نہ تھی لیکن ۱۹۸۵ء کے جنوری میں اس کی خواہش کے مطابق اس کے ہاں ایک بیٹی پیدا ہوئی جس کا نام ادتھینا رکھا گیا۔ اس موقعے پر اس نے اپنے خاوند کو ۲۵۰ لاکھ ڈالر تحفے کے طور پر دیئے۔ لیکن اس کے ۷ ماہ بعد گیبی کے ہاں بھی ایک بچہ پیدا ہوا وہ ایک بیٹا تھا اس کا نام E IK رکھا گیا۔ یہ بیٹا سویڈن کے شہر مالمو (MALMÖ) میں پیدا ہوا تھا۔ اس کے بعد کرسٹینا کو پتہ چلا کہ اس کا خاوند ایک اور عورت سے محبت کرتا ہے۔

HENRY PRESSAR ہنری پریسار نے کرسٹینا کے باپ ارسٹاٹل اوناسیس کی سوانح عمری شائع کی تھی۔ اور اب پریسار کو کرسٹینا کے دوستوں نے کرسٹینا کے جذبات سے آگاہ کیا تو پریسار نے کہا کہ کرسٹینا بالکل ٹوٹ پھوٹ گئی ہے۔ اس وقت گیبی اور اس کا بچہ تھیرے کے ساتھ ایک ایسی جگہ رہتے تھے جو کہ کرسٹینا کی رہائش گاہ سے صرف ایک میل کے فاصلے پر تھی۔ کچھ عرصہ بعد جب تھیرے اور کرسٹینا اکٹھے سفر کر رہے تھے تو تھیرے نے اسے سب کچھ بتا دیا۔ ان حالات کے باوجود کرسٹینا نے اپنے خاوند کو اپنے ساتھ رکھنے کے لئے یہ فیصلہ کیا کہ وہ ہر ماہ اسے ایک لاکھ پاؤنڈ کا چیک دیا کرے گی جسے وہ سوئٹزرلینڈ کے ایک بنک سے کیش کروا لیا کرے گا۔ پریسار کے مطابق جس نے کسی حد تک ان دونوں کے حالات کا جائزہ لیا تھا۔ تھیرے نے گیبی کے لئے گوٹن برگ سویڈن میں ایک مکان خریدا اور اپنے بچے ایرک کے بپتسمہ لینے کی رسم کے لئے اوناسیس کے جیٹ جہاز میں سفر کیا۔ اس دوران تھیرے اور گیبی نے اس جہاز میں بعض دوسرے علاقوں کا سفر بھی کیا۔ اس وقت تک کرسٹینا نے یہ حوصلہ تو پیدا کر لیا تھا کہ وہ اس بات کو برداشت کر لے کہ اس کے خاوند کا ایک اور عورت سے بھی ایک بچہ تھا لیکن وہ اپنے خاوند کو چھوڑنے پر تیار نہ تھی۔ اس نے وعدہ کیا کہ وہ تھیرے کو ایک ٹینکر دے گی (جس کی قیمت چار کروڑ ڈالر تھی) اور شرط صرف یہ ہوگی کہ وہ اس سے قطع تعلق نہ کرے لیکن اس وقت تک تھیرے کے دل میں اتنی نفرت پیدا ہو چکی تھی کہ وہ کرسٹینا کے ساتھ کسی بھی قیمت پر رہنے کے لئے تیار نہ تھا۔

آخر کار مارچ کے مہینے میں سوئٹزرلینڈ میں دونوں کی طلاق ہو گئی۔ اس طلاق کے باوجود وہ قطع تعلق نہ کرنا چاہتی تھی۔ اس طلاق کے دو ماہ بعد گیبی کے ہاں ایک اور بچہ پیدا ہوا کیونکہ کرسٹینا اپنے متعلقہ خاوند کے ساتھ ہی رہنا چاہتی تھی اس نے کوشش کی کہ وہ گیبی اور اس کے دو بچوں کے ساتھ ملاقات کرے۔ جب یہ دونوں عورتیں ملیں تو ان کی آپس میں دوستی ہو گئی حتیٰ کہ کچھ عرصہ بعد گیبی، تھیرے اور ان کے بچے کرسٹینا کے ہاں پہنچ گئے۔ گیبی کچھ عرصہ بعد کرسٹینا سے ملاقات کرنا چاہتی تھی لیکن اس ہفتہ کرسٹینا وفات پا گئی۔ کرسٹینا کی وفات کے بعد اس کے ایک دوست نے بتایا کہ یہ ایک بات

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غور و فکر کی باتیں

ایک سانپ کا حیرت انگیز کارنامہ

از [illegible]

قدرت سے اپنی ذات کا دیتا ہے حق ثبوت

خدائے خالق نے جہاں اربوں کی تعداد میں انسانی مخلوق کو پیدا فرمایا ہے وہاں حشرات الارض کی تخلیق بھی اس کی صفتِ خالقیت کی آئینہ دار ہے۔

آپ نے کئی دفعہ افسانوی قسم کے رسالوں اور سکولوں کی بعض کتابوں میں سانپوں کی عجیب و غریب کہانیاں سنی اور پڑھی ہونگی۔ حقیقت میں دیکھا جائے تو سانپوں کی دنیا اپنے اندر گوناگوں نوعیت کے ہزاروں سانپوں کو لئے ہوئے آباد دنیا ہے۔ سانپ کا نام سنتے ہی اکثر لوگوں کے دلوں پہ لرزہ سا طاری ہو جاتا اور ان کے پاؤں تلے سے زمین نکلنے لگتی ہے۔ فی الواقع سانپ اپنی ذات میں ایک خطرناک اور مہلک چیز ہے پھر اس سے کیوں لوگ خوفزدہ نہ ہوں۔ سانپ سے خوفزدہ ہونا تو لازمی امر ہے، بڑے بڑے سپیرے جنہیں جنگلوں اور صحراؤں میں گھومنے پھرنے اور مہیب سانپوں کے پکڑنے کا دعویٰ ہوتا ہے بسا اوقات دیکھنے میں آیا ہے کہ بالآخر وہ زہریلے اور خطرناک سانپ کے ڈسنے سے ہی دنیا سے چل دیتے ہیں۔ غرض سانپ انسان کا اور انسان سانپ کا شروع دن سے ہی دشمن چلا آرہا ہے حال ہی میں مکرم صوفی محمد اسحٰق صاحب کا نوٹ بعنوان "سانپوں کے ساتھ" الفضل کی ایک اشاعت میں نظر سے گزرا ہے اس میں انہوں نے دو سانپوں کے مار دینے کا واقعہ بیان کیا ہے اور سانپوں سے متعلق حقیقت پر مبنی کہانی سے ہمیں روشناس کرایا ہے، لیکن دو ایک سانپوں کی بات نہیں تقریباً روزانہ ہی سینکڑوں کی تعداد میں بڑے بڑے موذی اور خطرناک سانپ دنیا میں انسانی ہاتھوں سے مارے جاتے ہیں جن کے ہلاک ہونے پر لوگ خوش ہوتے ہیں کہ ہم نے سانپ ایسی خطرناک اور مہلک چیز کو اس کے انجام تک پہنچا کر سانس لیا ہے لیکن جہاں سانپوں کے خطرناک ہونے سے کسی کو بھی انکار نہیں ہے وہاں برعکس اسکے قدرتِ خداوندی کے عجیب کرشمے مشاہدہ کر کے انسان حیران و ششدر رہ جاتا ہے اور اس امر پر ایمان لانے اور یقین کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ خدا قادر و توانا ہے اور اس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں ہے۔

اس بے نشاں کی چہرہ نمائی یہی تو ہے

ہم اپنے قارئین کے علم میں اضافہ کرنے کے لئے ایک سانپ کا عجیب و غریب قسم کا محیر العقول واقعہ ذکر کرتے ہیں جس نے انسانی جان کو نہ صرف خود پناہ دی بلکہ کمال حکمت سے موت اور ہلاکت کے پنجہ سے انسان کو نجات دلائی۔ "حیٰوۃ الحیوان" جلد ا صفحہ ۲۶ میں لکھا ہے۔ شیخ ابوالحسن علی ... فرماتے ہیں کہ تبوک کے ایک کنوئیں پر پانی پینے کے لئے گیا۔ اتفاقاً میرا پاؤں پھسلا اور میں کنوئیں کے قعر میں جا گرا۔ کنواں قدیم اور شکستہ تھا۔ اس کے گوشہ میں کچھ جگہ پڑی تھی میں نے اس جگہ کو درست کیا اور وہاں بیٹھ گیا۔ جنگل کا کنواں۔ لق و دق میدان۔ نہ آدمی نہ آدم زاد۔ کنوئیں سے نکلنے کا بظاہر کوئی سامان نہ تھا۔ میں اسی فکر میں بیٹھا تھا کہ اچانک دھماکہ میرے کان میں پڑا۔ نظر اٹھائی تو دیکھا ایک بڑا سانپ ہے یہ سانپ میری طرف بڑھا۔ اور اپنی دم سے مجھے لپیٹ لیا اور کنوئیں کی دیوار پر چڑھنا شروع کیا یہاں تک کہ کنوئیں سے نکل گیا۔ باہر آتے ہی اس نے میری گرفت ڈھیلی کر دی اور مجھے مَن پر چھوڑ کر ایک طرف چلدیا۔"

(ثمرات الاوراق یا علمی جواہر ریزے صفحہ ۱۸۶)

ویسے تو یہ ایک واقعہ ہے جس کا اس بیان میں ذکر کیا گیا ہے لیکن حقیقت میں اگر دیکھا جائے اور مذاہب عالم کی تاریخ کا بغور مطالعہ کیا جائے تو انبیاء علیہم السلام کے زمانہ میں اس سے کہیں بڑھ کر قدرتِ خداوندی کے عظیم الشان کرشمے انسانی آنکھ نے مشاہدہ کئے ہیں جن سے روزِ روشن کی طرح عیاں ہو جاتا ہے کہ غیر معمولی حالات، صبر آزما ادوار میں قسم قسم کے طوفانوں سے دوچار ہوتے ہوئے خدا تعالیٰ کے برگزیدہ بندے خدائی تائید و نصرت کے نتیجہ میں بامیلِ مرام ہوتے چلے گئے اور ان کے دشمنوں کی تمام کوششیں اور منصوبے خاک میں مل کر رہے کون نہیں جانتا کہ اپنے وقت میں نمرود اور اس کے ساتھیوں نے جو آگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے جلا ڈالنے کیلئے جلائی تھی۔ اس آگ کی لپیٹ سے خدائے قادر و توانا نے حضرت خلیل اللہؑ کو نہ صرف نجات دی بلکہ اس آگ کو ان کے لئے گلزار بنا دیا گیا۔

اور پھر کسے خبر نہیں کہ ہمارے سید و مولیٰ شاہ مکی و مدنی صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف کفار مکہ نے کیا کیا جتن کئے تھے اور کس کس رنگ کی آگ جلائی تھی جس سے اللہ تعالیٰ نے حضور کو ہر اعتبار سے محفوظ رکھا اور آپ کے دشمنوں کی تمام سکیموں کو خاک میں ملا کر اپنی قدرتِ کاملہ کا عملی ثبوت دیا۔

اس دورِ آخر میں سو سال قبل کی بات ہے خدا تعالیٰ کے ایک برگزیدہ انسان نے قدرت خداوندی کے اظہار کے لئے کہ کہیں دنیا والے پہلے حالات و واقعات کو قصۂ پارینہ قرار دیکر خدا کی ہستی اور قدرت کا انکار نہ کر بیٹھیں۔ خدا سے علم پاکر ایک دفعہ پھر یہ ندا بلند کی کہ:۔

"آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی بھی غلام ہے۔"

یہ ایک آسمانی آواز تھی جسے دنیا کے کانوں نے سنا اور بجائے خدائی بات پر ایمان لانے کے استہزاء اور طعنہ و تشنیع سے کام لیا۔

باقی صفحہ ۶ پر

دل کہتا ہے۔ تم کہتے ہو۔ تم آؤ گے۔ آجاؤ نا

کچھ ہم بھی اُوپر آئے ہیں کچھ تم بھی نیچے آؤ نا
یہ ریت تمہاری اپنی ہے اب اپنی ریت نبھاؤ نا

ہر رات کے پچھلے لمحوں میں مَیں تم سے ملنے آتا ہوں
تم بھی سب سے چھپ کے سجنا۔ آجاؤ نا۔ آجاؤ نا

تم تو ساقیٔ محفل ہو بادہ بھی ہے جام بھی ہے
میں پیاسا ترسا کب سے ہوں جی بھر کے جام پلاؤ نا

ہم امن کی باتیں کرتے ہیں وہ مارنے مرنے آتے ہیں
تم مالک ساری دھرتی کے کچھ ان کو بھی سمجھاؤ نا

آشیانے ساری قید میں ہیں سو پہرے ہیں دروازوں پر
تم پر تو کوئی قید نہیں تم خود ہی اب بلواؤ نا

ہر دن پر ظلمت کے سائے ہر رات ہی ہجر کی لمبی تھی
اب آئے ہو تو بیٹھو نا اور تھوڑا سا مسکاؤ نا

تم سات سمندر پار گئے ہم چین کی بازی ہار گئے
دل کہتا ہے۔ تم کہتے ہو تم آؤ گے۔ آجاؤ نا

اس رنگ و بو کی دنیا میں گُل رنگ بہت سے بت دیکھے
کچھ بات انوکھی ہے تجھ میں۔ کیا بات ہے کچھ بتلاؤ نا

تم گوہر ہو۔ یک دانہ ہو اوقات مِری کچھ بھی نہ سہی
تیرے کرم کا مول ہے کیا یہ بھید مجھے سمجھاؤ نا

دنیا کے کناروں تک پہنچے ہم لوگ ترا پیغام لئے
اب دل کے تالے تم کھولو اب انکو رہ دکھلاؤ نا

کب پیارے گھر کو آئیں گے کب زنداں کھولے جائیں گے
جو لوگ بہت بے باک ہوئے تم ان کو راہ پہ لاؤ نا

تو مالک ہے تو خالق ہے تو ارحم ہے تو راحم ہے
خالدؔ سے تیری رسم ہے کیا کچھ مجھ کو بھی سمجھاؤ نا

—— خالد ہدایت بھٹی ایم اے ——

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات واعلانات

درخواست دعا

مکرم سعید احمد صاحب بٹ صدر جماعت احمدیہ مانانوالہ ضلع فیصل آباد کی بیٹی عزیزہ نصیرہ بی بی کا نومولود بچہ بیمار ہے۔ وقفے وقفے سے دورے پڑتے ہیں۔ احباب کرام کی خدمت میں بچہ کی مکمل صحت یابی اور درازیٔ عمر کے لئے درخواست دعا ہے۔

اعلان نکاح

مکرم پروفیسر رفیق احمد صاحب کی بیٹی عزیزہ زرینہ عائشہ ناہید کا نکاح عزیزم محترم شفیق احمد منہاس صاحب مقیم برامپٹن اونٹاریو کینیڈا ابن محترم حاجی غلام رسول منہاس صاحب کے ساتھ بعوض پانچ ہزار کینیڈین ڈالر (-/5000 $ C) قرار پایا۔ خطبہ و اعلان نکاح مکرم وسیم احمد ظفر صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ ماڈل ٹاؤن لاہور نے مکرم پروفیسر صاحب کے مکان ٩١ پی ماڈل ٹاؤن ایکسٹینشن لاہور میں ١٦ جون ١٩٨٩ء کو پڑھا۔ احباب جماعت سے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے

تقریب شادی

مکرم بشیر احمد صاحب نظام دارالرحمت وسطی ربوہ کے بیٹے عزیز ناصر احمد کی شادی کی تقریب مورخہ ٢٤ مارچ ١٩٨٩ء کو بفضل تعالیٰ صد سالہ جشن تشکر کی بے حد وحساب برکتوں اور خوشیوں کے جلو میں بخیر وخوبی انجام پائی۔

ناصر احمد صاحب حضرت بانیٔ سلسلہ کے رفیق حضرت میاں نظام الدین صاحب سیالکوٹی کے پوتے ہیں۔ ان کے نکاح کا اعلان مورخہ ٢٢ مارچ ١٩٨٩ء کو بعد نماز مغرب البیت النصرت دارالرحمت وسطی میں مکرم مولانا عبدالباسط صاحب سابق مربی زیمبیا نے ہمراہ عزیزہ ثروت لئیق بنت محمد لئیق صاحب پچاس ہزار روپے حق مہر پر پڑھا تھا۔

٢٥ مارچ ١٩٨٩ء کو مکرم بشیر احمد نظام صاحب نے اپنے مکان پر دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں بزرگوں، دوستوں اور عزیزوں نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ تمام محترم قارئین سے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کی عاجزانہ درخواست دعا ہے۔

نمایاں کامیابی

خاکسار کے بیٹے عزیزم احسان اللہ نے خدا کے فضل سے میٹرک کے امتحان لاہور بورڈ منعقدہ مارچ ١٩٨٩ء میں اپنے سکول میں $\frac{724}{850}$ نمبر حاصل کر کے سکول میں اوّل پوزیشن حاصل کی اور اسکے ساتھ ساتھ پورے بورڈ میں نمایاں پوزیشن حاصل کی ہے۔

خاندان حضرت بانی سلسلہ اور احباب جماعت کی خدمت میں عاجزانہ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے علم و معرفت میں ترقی عطا فرمائے۔ اور یہ کامیابی مزید ترقیات کا پیش خیمہ ثابت ہو

(انعام اللہ اختر۔ ایس ای (واپڈا) لاہور)

سانحہ ارتحال

١۔ میرے والد محترم خواجہ محمد شریف صاحب (موصی) سابق صدر حلقہ دہلی گیٹ لاہور مورخہ ٣٠-٦-٨٩ بروز جمعۃ المبارک بوقت پونے دو بجے وفات پا گئے ہیں۔ ان کو امانتاً احمدیہ قبرستان ماڈل ٹاؤن لاہور میں سپرد خاک کر دیا گیا ہے۔

احباب جماعت سے ان کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا کی درخواست کی جاتی ہے۔

(خواجہ مجید احمد آف کراچی)

٢۔ میری بڑی پیاری تایازاد بہن عزیزہ فرحت سلطانہ دختر چوہدری سلطان احمد صاحب مورخہ ٣٠ جون ١٩٨٩ء بروز جمعۃ المبارک لُو لگنے کی وجہ سے نارووال کے سول ہسپتال میں بوقت ۴ بجے شام اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق اس دنیا سے رحلت فرما گئیں۔

موصوفہ بی۔ اے کرنے کے بعد ایک مقامی سکول میں ٹیچر تھیں۔ ان دنوں بی ایڈ کا امتحان دے رہی تھیں۔ ان کا ابھی ایک پرچہ اسلامیات کا رہتا تھا ہمیشہ صبح اٹھ کر تہجد پڑھتی تھیں۔ نماز پنجگانہ اس کی نس نس میں رچی ہوئی تھی اور تلاوت قرآن پاک باقاعدگی کے ساتھ بلند آواز میں بڑی خوش الحانی کے ساتھ کیا کرتی تھیں۔ موصوفہ کے والد چوہدری سلطان احمد صاحب آف بہلولپور نے حضرت فضل عمر کے حکم پر الفرقان فورس میں بھرتی ہو کر کشمیر کے محاذ پر خدمات بجا لانے کا شرف حاصل کیا تھا۔ ان کی تربیت کی وجہ سے عزیزہ احمدیت کی تعلیم پر والہانہ انداز میں عمل کرتی تھیں۔ اور مرکز کی ہر آواز پر لبیک کہتیں۔

سب احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کے درجات بلند فرمائے۔ اور عزیزوں کو صبر جمیل عطا کرے

(بصیرت نواز چوہدری آف بہلولپور ضلع سیالکوٹ حال نارووال)

شکریہ احباب

ہمارے پیارے بھائی مرزا مختار احمد کی وفات کے سلسلہ میں جن احباب اور عزیزوں نے تعزیت کے خطوط لکھے اور ٹیلیفون پر دلی ہمدردی کا اظہار کیا اور خاص طور پر جماعت احمدیہ بشیر آباد کے احباب نے جس طرح دلی ہمدردی کا اظہار کیا ہم ان تمام احباب کے شکر گزار ہیں۔ خطوط چونکہ بہت زیادہ ہیں۔ فرداً فرداً جواب دینا، چونکہ سہل نہیں لہذا تمام احباب کا روزنامہ "الفضل" کے ذریعہ شکریہ ادا کرتے ہیں اور ہمدردی کے بے حد مشکور ہیں۔

شکریہ۔ برادران مرزا مختار احمد ولد مرزا نذیر احمد

امرائے کرام

آجکل جماعتی انتخاب ہو رہے ہیں جہاں تین یا اس سے زائد موصی احباب ہیں وہاں ایک صدر مجلس موصیان کا انتخاب ہو اس کی منظوری بھی باقاعدہ حاصل کی جائے۔ یہ صدر موصیان مقامی مجلس عاملہ کے سیکرٹری وصایا ہوں گے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

بقیہ :۔ آپ کا خط ملا

ربوہ سے شائع ہونا شروع ہو گیا۔ اس موقعہ پر حضرت فضل عمر نے یہ پیغام ارشاد فرمایا

"آج ربوہ سے اخبار شائع ہو رہا ہے اللہ تعالیٰ اس کا ربوہ سے نکلنا مبارک کرے... اخبار قوم کی زندگی کی علامت ہوتا ہے جو قوم زندہ رہنا چاہتی ہے اسے اخبار کو زندہ رکھنا چاہئیے"۔

ایک بات میں یہ بھی عرض کروں کہ جب اخبار لاہور سے شائع ہوتا تھا انہی ایام میں مجھے اس کا خطبہ نمبر الگ شائع کرنے کا خیال آیا تاکہ جو لوگ اخبار کی پورے سال کی خریداری کی استطاعت نہیں رکھتے وہ صرف خطبہ نمبر خرید لیا کریں۔ اس طرح وہ اپنے پیارے امام کے خطبات سے مستفید ہو سکیں گے۔ خطبہ جمعہ کی الگ اشاعت احباب جماعت میں بہت مقبول ہوئی۔

بقیہ :۔ غور وفکر کی باتیں

لیکن خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت کے نتیجہ میں احمدیت کی کشتی سلامتی کے ساحل پر لگتی چلی گئی یہاں تک کہ آج بحر و بر میں احمدیت کی پر شوکت صداؤں کی گونج سنائی دے رہی ہے۔ اور مستقبل قریب میں خدا تعالیٰ کے جو عظیم الشان وعدے اور بشارتیں ظہور میں آنے والی ہیں ان کا تصور کر کے روحیں وجد میں آنے لگتی ہیں۔

؎ جس بات کو کہے کہ کروں گا یہ میں ضرور
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

دو بھائیوں میں صلح کرا دینا نماز، روزہ اور صدقہ سے بہتر ہے۔

تین دن سے زیادہ کسی آشنا سے ترک کلام نہ کرو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:۔
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ ۱۵ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔
سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۷۰۵۵:۔ ASIAH BTE و HAJI SALLEH/AMATUL RAHEEM W/O AL MARHUM MUHAMMAD AB-DUL HAMID SALIKN ۔ پیشہ خانہ داری عمر 49 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 3, JALAN 1953 LABU MAN سنگھاپور۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ $\frac{2}{88}$ ۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (۱) مکان رہائشی واقع سنگھاپور مالیتی 300000/- ڈالر سنگھاپوری جس میں میرا حصہ 18 فی صد ہے۔ 18 فی صد حصہ کی قیمت 54000/- ڈالر ہے (۲) دو ٹکڑے زمین جو حق مہر کے طور پر ملے ہیں جن کی موجودہ قیمت ملائشن ڈالر اٹھارہ ہزار ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 361/- US $ ماہوار بصورت امداد مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی $\frac{1}{10}$ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔
الامتہ۔ ASIAH BETE HAJI SALLEH AMATUL RAHEEM سنگھاپور۔ گواہ شد نمبر۱۔ PNXTUNNASLLR SAL IKIN سنگھاپور۔ گواہ شد نمبر۲۔ ZULF ILANI SALIKIN سنگھاپور۔

مسل نمبر ۲۷۰۵۶:۔ ATHMANI و MWINYI GAKURIA S/O پیشہ ملازمت عمر 55 سال بیعت 1964 ساکن نیروبی کینیا بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ $\frac{1}{88}$ 4 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 12000/- کینین شلنگ ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی $\frac{1}{10}$ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد ATHMANI نیروبی کینیا۔ گواہ شد نمبر۱۔ محمد افضل بٹ پوسٹ بکس 425 نیروبی۔ گواہ شد نمبر۲ عبدالمنان قریشی P.O.BOX 46102 نیروبی۔

مسل نمبر ۲۷۰۵۷:۔ I. IDA - O - JUBAEDAH زوجہ محمد کامل کے الیس صاحب پیشہ ٹیچرس عمر ۳۳ سال بیعت ۱۹۷۲ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ $\frac{4}{88}$ 6 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) مکان اور جوتوں کی دوکان کا $\frac{1}{2}$ حصہ مالیتی 225000/ روپے ۲۔ $\frac{1}{2}$ حصہ چاول کا کھیت 840 مربع میٹر مالیتی 560000/ روپے (۳) $\frac{1}{2}$ حصہ چاول کا کھیت 815 مربع میٹر مالیتی 582500/- روپے (۴) $\frac{1}{2}$ حصہ چاول کا کھیت 315 مربع میٹر مالیتی 190.000/- روپے (۵) $\frac{1}{2}$ حصہ موٹر سائیکل ہنڈا اسٹیپر 1983ء مالیتی 400.000/- روپے (۶) $\frac{1}{2}$ حصہ مکان اور مچھلی کا تالاب مالیتی 1600.000/ روپے (۷) چاول کا کھیت 2520 مربع میٹر مالیتی 1800.000/- روپے۔ (۸) مچھلی کا تالاب 324 مربع میٹر مالیتی 130.000/- روپے۔ (۹) $\frac{1}{4}$ حصہ CARD SUZIKI مالیتی 1500.000/ روپے (۱۰) حق مہر 55000/ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ 85000/- روپے ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی $\frac{1}{10}$ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ IDA-O-JUB AEDAH زوجہ محمد کامل کے الیس صاحب انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر۱۔ R MUMUH انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر۲ AL MUHSIN حسن لینڈی۔ انڈونیشیا۔

مسل نمبر ۲۷۰۵۸:۔ میں آمینہ زوجہ انیڈنگ عبدالرحمن منان صاحب پیشہ ملازمت عمر 43 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ $\frac{4}{88}$ 1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (۱) حق مہر 2500/- روپے (۲) ایک سٹوری ہاؤس برقبہ 40 مربع میٹر مالیتی Rs5000.000/- (۳) $\frac{1}{2}$ حصہ سلائی مشین مالیتی 875.000/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ 100.400 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی $\frac{1}{10}$ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ آمینہ زوجہ انیڈنگ عبدالرحمن منان۔ انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر۱۔ ENCU-KI DARSU HDK انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر۲۔ محمد رحمت ابن SYE HABUDDIN انڈونیشیا۔

مسل نمبر ۲۷۰۵۹:۔ میں MRS MIOK بیوہ KOTOY پیشہ کسان عمر 62 سال بیعت 1936ء ساکن جابر انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ $\frac{5}{88}$ 13 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (۱) ایک چاول کا کھیت 2400 مربع میٹر مالیتی 1300.000/- روپے (۲) ایک چاول کا کھیت 690 مربع میٹر مالیتی 700.000/- روپے (۳) ایک پرانا مکان 77 مربع میٹر مالیتی 700.000/- روپے (۴) حق مہر 15000/- روپے۔ کل جائیداد 2715000/-۔ اس وقت مجھے مبلغ 25000/- روپے ماہوار بصورت کسان مل رہے ہیں اور مبلغ 220.000/- روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی $\frac{1}{10}$ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ MIOK بیوہ KOTOY گواہ شد نمبر۱۔ بشیر الدین احمد وصیت نمبر 26062۔ گواہ شد نمبر۲۔ عبدالرزاق مسل نمبر 27060۔

بقیہ:۔ دولت اور خوشی

کی افواہ سے زیادہ کوئی اہمیت نہ تھی کہ کرسٹینا پانچویں شادی کرنے کی تیاری کر رہی تھی۔ وہ ٹیرے کے ساتھ ہی رہنا چاہتی تھی۔ کہتے ہیں کہ کرسٹینا کے جنازے کے ساتھ جاتے ہوئے ٹیرے رنگ دار عینک پہنے ہوئے تھا اور ایسا اس نے اپنے آنسوؤں کو چھپانے کے لئے کیا تھا۔ اس موقعہ پر اس کی بیٹی اتھینا موجود نہ تھی اسے یہ تو بتا دیا گیا تھا کہ امی چلی گئی ہے لیکن جنازے پر اس کو لانا مناسب نہیں سمجھا گیا تھا۔

جو کام سب سے زیادہ مغفرت کا سبب ہوگا۔ وہ کشادہ روئی اور شیریں زبانی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجاہدین دفترِ اوّل کے ورثاء توجہ فرمائیں

ہمارے محبوب امام ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات کی روشنی میں حسب ذیل مجاہدین تحریکِ جدید کے کھاتہ جات بحال کروانے کے لئے ان کے ورثاء جلد از جلد توجہ فرمائیں

(قسط ۳)

نمبر کھاتہ	نام مجاہد	نام جماعت (۱۹۵۳ء)
۵۸۳	حضرت حافظ روشن علی صاحب منجانب مکرمہ مریم بیگم صاحبہ	لجنہ اماء اللہ مرکزیہ
۵۸۴	منجانب حضرت شادی خاں صاحب والد	"
۵۹۱	" غلام فاطمہ صاحبہ اہلیہ سیٹھ محمد صدیق صاحب	"
۵۹۲	" ہاجرہ بیگم " سید مسعود احمد صاحب	"
۵۹۳	" سیدہ حاجی بیگم " بنت جیون شاہ صاحب	"
۵۹۴	" غلام فاطمہ " والدہ مولوی محمد سلیم صاحب	"
۶۰۱	" سکینہ بیگم " اہلیہ عبد الرحیم صاحب درویش	"
۶۰۷	" خدیجۃ الکبریٰ " حاجی کریم بخش صاحب	"
۶۰۹	" مسلمہ خاتون " عبد السلام عمر صاحب	"
۶۱۰	" امۃ الحفیظ " شیخ عطاء اللہ صاحب	"
۶۱۶	" مائی امام بی بی " محمد یٰسین صاحب	"
۶۱۹	" سردار النساء " خادمہ	"
۶۲۰	" حفیظ بیگم " اہلیہ ڈاکٹر محمد عظیم صاحب	"
۶۲۲	" آمنہ بی بی " عرف چیمی	"

(وکیل المال اوّل تحریکِ جدید)

جب تم کسی کو دیکھو کہ اللہ تعالیٰ اس کو مراد دیئے جاتا ہے اور وہ اپنی خطا پر مُصر ہے تو جان لو کہ یہ امر اس کو مہلت دینے کے لئے ہے۔

اسماعیلی برکات

"عید الاضحیہ ہمیں سبق دیتی ہے کہ خدا اور اس کے دین کی خاطر باہر نکل جاؤ اور ویران دنیا کو روحانیت سے آباد کرو، اگر تم ایسا کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہیں اسماعیلی برکات سے حصّہ دے گا۔"

(حضرت فضل عمر)

کامل ایمان اُن کا ہے۔ جن کے اخلاق اچھے ہیں۔

کیور ٹیو ریسرچ

جدید کیورٹیو ادویات CURATIVE MEDICINES پر ملک بھر کے قابل اور اعلیٰ تعلیم یافتہ معالجین تجربات کر رہے ہیں جنکے نتائج کیورٹیو ادویات استعمال کرنیوالوں کیلئے اہم ہیں۔ ہم تمام ایلوپیتھ ہومیوپیتھ اور یونانی معالجین کو اس کیورٹیو ریسرچ میں شریک ہونے کی دعوت دیتے ہیں۔ تجربات کیلئے درج ذیل مختصر کورسز (4 DOSE COURSES) میں سے کوئی تین بطور ڈاکٹری سیمپل طلب فرمائیں۔

HEART BURN C. — جلن معدہ کورس

INJURIES C. — چوٹ ضربات کورس

NEURASTHENIA C. — اعصابی کمزوری کورس

PYORRHEA C. — پائیوریا کورس

PAINS C. — جسمانی درد کورس

ATHRA C. — اٹھرا کورس

کیورٹیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ۔ ربوہ
فون ۶۰۶-۷۷۱

سرزمین قادیان کا اوّلین

مشہور دواخانہ

۱۹۱۱ء سے مصروفِ خدمت

گوجرانوالہ، ربوہ، قلعہ کالر، ملتان، کراچی

خبریں

● ۔ پنجاب اسمبلی میں قائد حزب اختلاف رانا شوکت محمود نے کہا ہے کہ اخبار جنگ ایک عرصہ سے انکی کردار کشی میں مصروف ہے اس لئے میں اس اخبار کے خلاف مقدمہ دائر کروں گا۔

● ۔ ہیروئن کے مبینہ سمگلر حاجی اقبال نے ضمانت قبل از گرفتاری کے لئے درخواست دائر کر دی ہے۔

● ۔ روسی جمہوریہ آرمینیا اور آذربائیجان عیسائی اور مسلمان باشندوں کے درمیان جھڑپیں شروع ہو گئیں۔ فائرنگ اور بم پھینکنے کے واقعات رونما ہو رہے ہیں۔

● ۔ صوبہ سرحد کے سابق گورنر جنرل فضل حق جب ایک ماہ کی خود ساختہ جلاوطنی کے بعد دریائے اٹک کے پل کے قریب خیرآباد کے پل پر سے صوبہ سرحد میں داخل ہوئے تو ان کا زبردست استقبال کیا گیا اور انکو جلوس کی صورت میں لایا گیا۔

● ۔ جرمنی کے مشہور ٹینس سٹار بورس بیکر نے ومبلڈن میں مردوں کے سنگلز کا فائنل مقابلہ جیت لیا ہے۔

● انگلینڈ کی ٹیم ۱۱ سال کے بعد ویسٹ انڈیز کی ٹیم کے خلاف گیانا میں ٹیسٹ میچ کھیلے گی۔ یہ علاقہ سیاسی طور پر حساس علاقوں میں شمار ہوتا ہے۔

● کراچی یونیورسٹی میں ایک طلبہ تنظیم کی فائرنگ کے نتیجے میں چار طالب علم اور ایک پولیس کانسٹیبل جاں بحق ہو گئے متعدد طالب علم اور پولیس والے زخمی ہو گئے۔ ہلاک ہونے والوں میں پیپلز پارٹی کی حامی جماعت پی ایس ایف ڈسٹرکٹ ایسٹ کے صدر ہارون رشید اور عزیز اللہ شامل ہیں۔ اس واقعہ کے بعد فوج اور رینجرز نے کراچی یونیورسٹی کا کنٹرول سنبھال لیا ہے۔ پی ایس ایف کے ذرائع کے مطابق آل پاکستان مہاجر سٹوڈنٹس آرگنائزیشن کے طالب علموں نے فائرنگ کی ہے۔

● افغانستان سے فائر کئے جانے تین سکڈ میزائلوں سے طورخم میں ۶ افراد ہلاک اور ۸ شدید زخمی ہو گئے۔ پہلا سکڈ میزائیل افغان مہاجرین کے ایک شفاخانے پر گرا جس سے ۶ افراد ہلاک ہوئے۔ ایک میزائل سرحد پر چیک پوسٹ پر گرا۔

● بھارتی پنجاب میں دہشت گردی کی وارداتوں میں سات افراد ہلاک ہو گئے۔

● ضلع راجن پور میں سیلاب آجانے سے کئی دیہات زیر آب آ گئے۔ ہزاروں ایکڑ پر کھڑی فصلیں تباہ ہو گئیں۔ نہر داجل برانچ میں ۸ شگاف پیدا ہو گئے ہیں۔

● چین کی سرحد سے ملنے والے مشرقی کشمیر کے شہر لداخ میں مسلمانوں اور بدھ مت کے پیروکاروں کے درمیان خونریز جھڑپوں میں متعدد افراد شدید زخمی ہو گئے۔ شہر میں کرفیو نافذ کر دیا گیا ہے اور فوج طلب کر لی گئی ہے مسلمانوں کی کئی دکانیں نذر آتش کر دی گئیں۔

● لاہور ہائیکورٹ کے جسٹس منیر احمد خان نے پولیس کو ہدایت کی ہے کہ کسی خاتون کو رات تھانہ میں نہ رکھا جائے۔ خواتین کو غیر ضروری طور پر تھانہ میں نہ طلب کیا جائے۔ اور نہ حراست میں رکھا جائے۔

● برانڈرتھ روڈ پر ایک تاجر کی پولیس کے ہاتھوں ہلاکت کے نتیجے میں تاجروں نے احتجاجی مظاہرہ کیا۔ برانڈرتھ روڈ بند رہی ٹریفک بلاک کر دی گئی۔ بعض پولیس ذرائع نے بتایا کہ پولیس افسروں کے خلاف قتل کا مقدمہ درج کر لیا گیا ہے۔

حبوب مُفید اٹھرا

۲۰ گرام ۔۔۔۔ ۱۵ر روپے
۶۰ گرام ۔۔۔۔ ۴۵ر روپے
پوسٹ بکس نمبر ۶۰
فون ۶۳۴

ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ